رپورٹ. مہدی معاویہ

کشمیر مجلس عمل ملتان کے زیرِ اہتمام تحفظ پاکستان کانفرنس سے سید عطاء المؤمن بخاری اور دیگرمقررین کا خطاب.

صرف دعاؤں، تسبیحات اور نوافل کے زور پر موجودہ کافرانہ نظام بدلنے کی کوشش خلافِ سنت ہے۔

جہاد کے بغیر قوموں میں اسلامی انقلاب کی روح بیدار نہیں ہو سکتی۔

اسلام میں صرف اللہ کی آمریت ہے۔

۶ ستمبر یوم دفاعِ پاکستان ہے۔ اس تاریخ کو پاکستان پر ہمسایہ ملک بھارت نے حملہ کر کے اسے فتح کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور پاکستانی افواج کی لازوال اور انمٹ نقوش چھوڑ جانے والی بہادری سے دشمن کے دانت کھٹے ہوئے اور اس ہندو بنیے کو چٹیا سمیت اپنے بلوں میں گھسنا پڑا۔ ہر سال اس فتح کے حوالے سے پاکستان میں ۶ ستمبر کو تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔ ملتان میں بھی اسی حوالے سے ۶ ستمبر کی شام رعنا ہال میں کشمیر مجلس عمل کی جانب سے ایک پروقار تقریب تھی۔ اس موقع پر اہل سنت کے تمام مذہبی، سیاسی اور سماجی طبقات کا مثالی اتحاد دیکھنے میں آیا۔ یہ سب حضرت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ کی مساعیٔ جمیلہ کا نتیجہ تھا۔ جو کشمیر مجلس عمل کے روحِ رواں اور کنوینر بھی ہیں۔ اس تقریب میں جن حضرات نے خطاب کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ سید محمد کفیل بخاری (مجلس احرار اسلام) مفتی غلام مصطفیٰ رضوی (بریلوی) قاری محمد حنیف جالندھری (تحریک ملت اسلامیہ) محمد عقیل صدیقی (جماعت اسلامی) سید خورشید عباس گردیزی (جمعیت علماء اسلام) علامہ رشید ارشد (آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس) جناب

محمد شہباز خاں (خاکسار تحریک) مولانا عنایت اللہ رحمانی (اہلحدیث) مولانا عبدالحق مجاہد (مجلس علماء اہلسنت) حافظ محمد احمد معاویہ (تحریک طلباء اسلام) مولانا عبدالرزاق (جمیعت اتحاد العلماء) سید خالد محمود ندیم (جمیعت اہلحدیث) صدارت حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ کی تھی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض راؤ ظفر اقبال صاحب (جماعت اسلامی) نے سرانجام دیئے۔ حضرت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے اپنے فکر انگیز صدارتی خطاب میں فرمایا۔ آج ہمارے ملک کو جو مشکلات درپیش ہیں پاکستان کو ان سے تحفظ کی ضرورت ہے۔ پاکستان دنیا کے اندر اپنی نوعیت کی واحد اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ جس کی مثال تاریخِ انسانی میں نہیں ملتی۔ پاکستان کو ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی

نظامِ جمہوریت کو پائے استحقار سے ٹھکرائے بغیر کوئی سی ترقی ناممکن ہے۔

آئندہ نسل، اپنی تہذیب و تمدن، اپنی عبادات، معاشیات، سیاسیات غرض اپنی پوری زندگی کو نہ صرف محفوظ کرنے کے لئے بلکہ دنیاء انسانی کے سامنے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینے کے لئے ایک قربانی دی۔ اس کے لئے محنت کی اور پاکستان بنانے کے لئے سیاسی قائدین سامنے آئے انہوں نے نعرہ لگایا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ! مسلمان جو اس سرزمین سے ایک ہزار برس سے وابستہ تھے انہوں نے اس نعرے کو سننے کے بعد اپنے آپ کو وہاں اجنبی محسوس کیا، وہ اپنی زمینیں، جاگیریں۔ مکانات، دکانات سب کچھ چھوڑ کر کسمپرسی کے عالم میں عزت آبرو کی قربانی دیکر اس تصور سے اس ملک میں داخل ہوئے کہ یہاں ہم اپنی زندگی دینِ اسلام کے مطابق گزاریں گے۔ لیکن آج سنتالیس برس گزر جانے کے بعد بھی وہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا جس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے لوگوں نے اپنی مائیں، بہنیں، بہو بیٹیاں قربان کیں۔ ہم اور آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچپن ہزار عورتوں کی تعداد ہے جو ہندو، سکھوں کی جنسی ہوس کا نشانہ بنیں۔ کیا ملتِ اسلامیہ کی بہو بیٹیوں کی اتنی کثیر تعداد کی قربانی کی سزا اس صورت میں ملنی چاہیے کہ آج وہ دن جوان کی امیدوں، تمناؤں اور آرزوؤں کے پورا ہونے کا تھا اس دن کو ناچ، گانے، فحاشی و عریانی کی نذر کر کے ان کی منزل آنکھوں سے اوجھل کر دی جائے؟؟۔

آج یہاں بعض لوگ صرف دعاؤں، تسبیحات اور نوافل کے زور پر موجودہ کافرانہ نظامِ ریاست جمہوریت کو بدلنے کی خلاف سنت کوشش کرتے ہیں۔ کائنات میں کون سی ذات ہے جس کی دعا نبی کریم ﷺ سے زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے مگر اس کے باوجود حضور ﷺ میدانِ جہاد میں نکلے۔ اور حکمِ قرآن کے مطابق تمام ممکنہ وسائل

اکٹھے کئے جہاد کے بغیر قوموں میں انقلاب کی روح بیدار نہیں ہو سکتی۔

جس قوم نے نونہالوں، بہو بیٹیوں، جوانوں، بوڑھوں کے لئے سرکاری انتظام و اہتمام کے ساتھ گانے بجانے اور ساز کی آواز کانوں میں پڑتی ہو وہاں شہیدوں کا بہنے والا لہو ان کے کانوں پر کیسے دستک دے سکتا ہے۔ اس آواز وہی سن سکتا ہے جس کے کان اللہ اور اس کے رسول کے پیغام کو سننے کے عادی ہو چکے ہوں۔ اس لہو کی قیمت وہی جان سکتا ہے جو خدا کے ہاں اپنے آپ کو جواب دہی کے لئے آمادہ و تیار رکھتا ہے۔

۷۴ برس گزرنے کے بعد ہم کہاں پہنچ چکے ہیں؟؟........ کسی نے کہا ہے کہ

یہ کیسی منزل ہے کیسی راہیں کہ تھک گئے پاؤں چلتے چلتے

وہی ہے فاصلہ اب بھی قائم جو فاصلہ تھا سفر سے پہلے

آج ہمارے نوجوان کے ہاتھ میں گٹار ہے یا ہیروئن کی پڑیاں ہیں۔ چرس کے بھرے ہوئے سگریٹ ہیں، یا شراب کی بوتلیں ہیں...... اس کے اسباب کیا ہیں؟

اس قوم کے نوجوان کے بگاڑ میں جو شعوری کوشش کی گئی وہ نصابِ تعلیم ہے۔ یہ نصابِ تعلیم اپنے متعلّم کا ذہن اسلامی نہیں بناتا۔

پاکستان دنیا کے اندر اپنی نوعیت کی واحد نظریاتی مملکت ہے

یہ جمہوری معاشرہ جہاں قانون ساز افراد تیار کئے جاتے ہیں، قانون ساز ادارے تشکیل پاتے ہیں حالانکہ قانون سازی صرف اللہ کا حق ہے۔ اس بات کا حق تو کسی پیغمبر کو بھی نہیں دیا گیا۔ اللہ آمرِ مطلق ہے۔ اسلام میں آمریت ہے........ صرف اللہ کی! اور کسی کی نہیں۔ انسان جب بھی آمر بنے گا نقصان پہنچائے گا۔ انسان کو اطاعت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ قانون ماننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ قانون سازی کے لئے اسکو نہیں پیدا کیا گیا۔ اس وقت پاکستان میں انتشار کی جو صورتحال ہے اس کے ہوتے ہوئے اس ملک کے نظریات کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ جس مملکت کے قیام کا جو بنیادی نظریہ ہوتا ہے اگر اسکو گزند پہنچا دی جائے تو اس قوم کو جغرافیائی حدبندیاں کبھی قائم نہیں رکھ سکتیں۔

آج جنگ اس بات کی ہو رہی ہے کہ پاکستان کا جو اسلامی نظریاتی تشخص ہے اسکو ختم کیا جائے۔

اس وقت پاکستان میں جو دینی، اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی انحطاط ہے اس کا سبب یہود و نصاریٰ کا دیا ہوا نظام

بقیہ ص ۸ پر